روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 19/اکتوبر 2013ء 13 ذوالحج 1434 ہجری 19/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 237

حصول خیر اور پناہ شر کی دعا

حضرت انس بن مالکؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بیان کی ہے۔

اللھم انی اسئلك من الخير كله ما علمت منه و ما لم اعلم و اعوذ من الشر كله ما علمت منه وما لم اعلم

(مسلم کتاب الذکر و کتاب الدعا للطبرانی جلد3 صفحہ 1468 بیروت)

ترجمہ :۔اے اللہ! میں تجھ سے سب بھلائیوں کا طالب ہوں جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں اور تمام قسم کے شر سے پناہ مانگتا ہوں خواہ میں انہیں جانتا ہوں یا نہیں۔

عیدالاضحیٰ کا فلسفہ،قربانی کی حقیقت، دینی تعلیم اور تقویٰ کی حسین تعلیم کا روح پرور اور پُر معارف بیان

حقوق العباد کی طرف توجہ ہو تو روح کے ساتھ چھلکے کا ثواب بھی ملتا ہے

نماز، روزہ، نیک اعمال، حقوق العباد، دعوت الی اللہ کی طرف قربانی کے جذبہ سے تسلسل کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیٰ کا خلاصہ فرمودہ 16/اکتوبر 2013ء بمقام بیت الہدیٰ آسٹریلیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 16/اکتوبر 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق صبح 4 بجکر 5 منٹ پر بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا میں نماز عیدالاضحیٰ کے لئے تشریف لائے اور نماز عید پڑھانے کے بعد خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا اور کروڑوں احمدیوں نے اس خطبہ عید سے استفادہ کیا۔

حضور انور نے سورۃ الحج کی آیت نمبر 38 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیدالاضحیٰ ہماری زندگی میں آئی ہے۔عید بار بار آنے والا خوشی کا موقع ہے اور اضحیٰ دن جب چڑھ آتا ہے تو اس وقت کو کہتے ہیں۔(چاشت) یہ عام طور پر قربانی کی عید کے طور پر مشہور ہے۔ اس میں ہر کوئی قربانی کرنے کی کوشش کرتا ہے خواہ نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو۔ یا سال میں صرف عید کی نماز پڑھنے والا ہو۔لیکن قربانی کو خوب سجا کر اور تفاخر سے پیش کرتا ہے اور پھر دعوتوں اور غل غپاڑے میں نمازیں بھول جاتے ہیں۔اپنی ذمہ داریاں اور فرائض بھول جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ عید حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔انہوں نے جو قربانی کی خدا نے اسے قبول کیا اور آئندہ لوگوں میں اس قربانی کو ہمیشہ کے لئے یادگار بنا دیا اور اسی قربانی کی وجہ سے ان کی نسل میں آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اور درود میں ان کو شامل کر دیا۔لیکن یہ مقام مینڈھے کی قربانی کی وجہ سے نہ ملا تھا۔ بلکہ اس تقویٰ کی وجہ سے ملا تھا۔جو ان کے دلوں میں تھا۔

حضور انور نے فرمایا قربانی کی ظاہری شکل کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ وہ روح نتیجہ پیدا کرتی ہے جس کے ساتھ قربانی کی گئی ہے۔تقویٰ کے بغیر حقیقی روح پیدا نہیں ہوتی۔اگر تقویٰ اللہ ہے تو یہ قربانیاں اللہ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے عبادات کرنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی نیت ہو تو پھر خدا کا قرب ملتا ہے۔ دینی تعلیم روح اور مغز کو حاصل کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ اگر یہ ہے تو ہدایت پانے والوں میں بے شمار ہوگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر خدا کی رضا کے لئے قربانی کی اور حقوق العباد ادا کئے۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا تو پھر خدا کا یہ احسان ہے کہ ظاہری و باطنی، روح اور چھلکے کا ثواب بھی دے رہا ہوتا ہے۔محسنین یعنی نیکیاں کرنے والے، خدا کی بشارات، ہدایت اور انعامات کو پانے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا تقویٰ کے بغیر کوئی نیکی نیکی نہیں ہے۔ بلکہ وہ نماز جو عبادت کا معراج ہے۔آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جب وہ نمازیں اس روح کے ساتھ نہ پڑھی جائیں تو وہ بھی ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ تقویٰ کی روح کے بغیر عبادتیں اور قربانیاں کام نہ آئیں گی۔اس لئے اس روح کو اپنے اندر پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کا تقویٰ اختیار کریں، اس کا حکم ہے کہ اس کے لئے قربانیاں دیتے چلے جاؤ۔تو اس کے لئے تیار ہوں اور خدا کی رضا کے لئے اس سلسلہ کو جاری رکھنے والے ہوں۔ یہ وقتی قربانی نہ ہو مسلسل جاری رہے۔خدا کی رضا اور تقویٰ کی خاطر قربانیوں کا سلسلہ جاری رکھیں۔یعنی یہ صفات اپنے اندر پیدا کریں کہ یقیناً میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے۔ جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔خدا کے فرستادوں کی سنت پر عمل ہو۔

حضور انور نے فرمایا تقویٰ خدا کے احکامات پر عمل کرنے سے ملتا ہے۔نماز پانچ وقت کے لئے فرض ہے، نیک اعمال بجالائیں اور اس کے لئے علم بھی حاصل کریں۔ دعوت الی اللہ بھی کریں، تربیت کا کام بھی کریں، حقوق العباد کی ادائیگی کریں اور ان کاموں کے لئے مسلسل جدوجہد اور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ حسن سلوک کریں، ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ہونی چاہئے، بندوں پر احسان کریں گے تو ان انعامات کے وارث بنیں گے۔عید کو پہچاننے کے لئے اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا قانون قدرت قدیم سے یہی ہے کہ سب کچھ معرفت کاملہ کے بعد ملتا ہے۔

گناہ کے لئے جو بے باکی ہے اس سے نجات معرفت کے ذریعہ ملتی ہے۔اگر یہ خیال ہے کہ خدا دیکھ رہا ہے۔تو پھر گناہ سے نجات ملے گی۔اس کے لئے نہ خون، نہ گوشت اور نہ کفارہ کی ضرورت

باقی صفحہ 2 پر

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ وفات پا گئیں

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (ام متین، چھوٹی آپا) کی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب صدر نور فاؤنڈیشن، انچارج ریسرچ سیل و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ 14/اکتوبر 2013ء کو رات 11 بجکر 58 منٹ پر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر تقریباً 77 سال وفات پا گئیں۔آپ کو دو مرتبہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں Pulmonary Embolism ہوا جس کی وجہ سے پھیپھڑے اور دل کی دائیں طرف متاثر ہوئی پھر 14/اکتوبر کو دل کا حملہ ہوا اور آپ جانبر نہ ہوسکیں۔

آپ حضرت مسیح موعود کی پوتی، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی نواسی، حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی بہو اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خالہ محترمہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 16/اکتوبر 2013ء کو بعد نماز ظہر وعصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ کی اندرونی چاردیواری میں آپ کی تدفین ہوئی، قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔مورخہ 16۔اکتوبر کی صبح سے لے کر تقریباً ایک بجے دوپہر تک خواتین نے آپ کا آخری دیدار کیا۔

باقی صفحہ 2 پر

بقیہ صفحہ 1 خلاصہ خطبہ عید

ہے۔کامل اطاعت کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانے پہ رکھ دیں۔کامل محبت اور کامل معرفت کی ضرورت ہے۔ کامل عشق کے نمونے دکھانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے آخر میں دعا کی کہ اللہ کرے کہ ہم اس سوچ کے ساتھ عید منانے والے ہوں۔خدا کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں اس کی رحمتوں اور برکتوں اور انعامات کو پانے والے ہوں۔خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔ دعا میں شہداء، ان کے عزیزوں، اسیروں، واقفین، جھوٹے مقدموں میں ملوث افراد کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے حالات بدلے اور مخالفین کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔آپ سب کو اور ایم ٹی اے کی وساطت سے ساری دنیا کے احمدیوں کو بہت بہت عید مبارک ہو۔ یہ عید بے انتہا برکتوں کا سامان لے کر آئے۔ آمین

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بقیہ صفحہ 1 محترمہ امۃ المتین صاحبہ کی وفات

آپ مورخہ 21 دسمبر 1936ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ابتدائی تعلیم قادیان میں اور انٹرمیڈیٹ کا امتحان ربوہ سے پاس کیا۔آپ اپنی والدہ حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ لجنہ کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے خدمات سلسلہ بجالاتی رہیں۔ 1965ء میں آپ سیکرٹری ضیافت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رہیں اور لجنہ کی تربیتی کلاس میں بھی خدمات بجالایا کرتی تھیں۔حضرت مصلح موعود کی آخری بیماری میں آپ کو بھی اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حضور کی خدمت کا موقع ملا۔حضرت چھوٹی آپا کی خدمت کا بھی آپ کو خوب موقع ملا، ان کی اور اپنی سندھ کی زمینوں کو سنبھالنے کا کام بھی آپ کے ذمہ تھا جسے بہت کامیابی سے سرانجام دیا۔

حضرت مصلح موعود اپنے دیگر بچوں کے ساتھ آپ سے بھی خوب پیار فرماتے تھے، آپ کی بچپن کی بعض یادوں کے حوالے سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اپنے ایک مضمون میں فرماتی ہیں۔

''عزیزہ امۃ المتین چھوٹی سی تھی۔میں نے (حضرت مصلح موعود سے) کہا آپ اس کے لئے کوئی بچوں والی نظم کہہ دیں تو میں اسے یاد کروا دوں۔ آپ نے بالکل ہی بچوں کی نظم کہہ دی (عزیزہ کی عمر غالباً چار سال تھی) وہ نظم یہ تھی۔

چوں چوں کرتی چڑیا آئی
چونچ میں اپنی تنکا لائی

....

کہنے کو تو یہ بچوں کے اشعار ہیں اور ایک مصروف آدمی کے پاس اتنا وقت کہاں ہوتا ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑے مگر یہ بالکل ہی بچگانہ نظم اس امر پر روشنی ڈالتی ہے کہ آپ کو بچوں کی خواہشات پورا کرنے کی طرف کتنی توجہ تھی۔

چڑیا والی نظم تو کھڑے کھڑے شاید پانچ منٹ میں آپ نے کہی تھی اور متین کو یاد کروا کے سنی بھی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن آئے تو ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے طوطے پر ایک نظم لکھی ہوئی تھی، کہنے لگے لو میں تمہارے لئے نظم لکھ کر لایا ہوں یاد کرلو۔ متین کو طوطے پالنے کا بچپن میں بہت شوق تھا۔

عزیزہ متین جب پانچ سال کی تھی تو میں نے کہا اسے کوئی دینی نظم لکھ کر دیں اس پر آپ نے وہ نظم لکھی جو کلام محمود میں اطفال الاحمدیہ کے ترانہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ یہ متین کو بنا کر دی تھی اور میں نے اس کو یاد کروائی تھی۔اس نظم کا پہلا شعر ہے۔

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

شروع میں چھ سات شعر کہہ کر دیئے تھے کہ اس کو یاد کروا اور پھر کچھ زائد کہہ کر اخبار میں شائع کروادی۔ (سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ 396)

حضرت اماں جان آپ سے بہت پیار کرتی تھیں۔آپ کا ان سے بہت لگاؤ تھا اور خاص تعلق تھا۔ان کے زیر سایہ بچپن اور جوانی اور تربیت کے مراحل طے کئے۔حضرت اماں جان آپ کی صحت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ایسی اشیاء کھانے کو دیتیں جو آپ کی صحت کیلئے فائدہ مند ہوں۔بچپن کے مختلف مواقع پر باتوں باتوں میں مسائل کے حل اور ایسے امور سمجھاتیں جو عملی زندگی میں کارآمد ثابت ہونے تھے۔حضرت اماں جان کا آپ کے ساتھ بے مثال تعلق کے حوالے سے محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ نے ایک تفصیلی مضمون تحریر فرمایا جو سیرت حضرت اماں جان از لجنہ اماء اللہ لاہور صفحہ 723 پر شامل اشاعت ہے۔اس اہم مضمون میں حضرت اماں جان کی آپ سے محبت اور خاص تعلق پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت مصلح موعود نے محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کے ساتھ آپ کا نکاح مورخہ 26 دسمبر 1955ء کو فرمایا۔خطبہ نکاح میں حضور نے فرمایا۔

''یہ نکاح جو امۃ المتین کا سید محمود احمد صاحب سے قرار پایا ہے چونکہ سید محمود احمد صاحب انگلینڈ میں ہیں اور وہ عزیزم مرزا عزیز احمد صاحب کے سالے ہیں اس لئے ان کی طرف سے ان کو ایجاب وقبول کا اختیار ملا ہے۔اپنی لڑکی کی طرف سے میں قبولیت کا اعلان کرتا ہوں کہ امۃ المتین جو میری لڑکی ہے اس کو اپنا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر سید محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم سے منظور ہے۔''

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 675)

حضرت مصلح موعود آپ کو اپنے ساتھ سفروں میں بھی لے جایا کرتے تھے فروری 1958ء میں ایک ماہ کے لئے حضور سندھ تشریف لے گئے۔ دیگر احباب وخواتین کے ساتھ محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کو بھی حضور کے ہمرکاب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 20 صفحہ 77)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیت بشارت پیدرو آباد سپین میں اپنے تاریخی خطبہ جمعہ میں سپین میں اللہ کی راہ میں قربانی کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''پھر اس سلسلے میں دعا کی تحریک کرتا ہوں اپنے بھائی عزیزم میر محمود احمد صاحب اور ان کی بیگم کے لئے بھی۔اپنی ہمشیرہ عزیزہ امۃ المتین کے لئے۔انہوں نے دن رات بے حد محنت کی۔جب یہ آئے تو اس گھر کا صرف ایک ڈھانچہ سا کھڑا تھا اور بے حد محنت کی ضرورت تھی۔ بہت سے کاموں کی ضرورت تھی میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ جس دن، رات تین بجے مجھے سونے کا موقع ملتا تھا تو میں شکر کرتی تھی اللہ تعالیٰ کا، اور سمجھتی تھی کہ جلدی سونا نصیب ہوگیا ہے۔خاموشی کے ساتھ لمبی محنتیں کی ہیں ان لوگوں نے۔''

(روزنامہ الفضل مورخہ 20/اکتوبر 1982ء)

محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ نے اپنے خاوند محترم میر محمود احمد ناصر صاحب کے ساتھ ان کے وقف میں برابر کا ساتھ دیا۔امریکہ، سپین اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں محترم میر صاحب کی خدمات کے دوران آپ کے شانہ بشانہ بہت محنت کی اور گھر اور بچوں کے روزمرہ امور خود سنبھال کر خدمات سلسلہ اور علمی و تحقیقی کاموں میں ان کی بھرپور معاونت کی۔ آپ کو جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق تھا، مطالعہ کے بعد مختلف علمی نکات ڈسکس بھی کیا کرتی تھیں۔آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ وصیت کا اور دیگر مالی امور کا حساب مکمل رکھتیں۔ بیماری کے باوجود جلسہ سالانہ یو کے 2013ء میں شرکت کی۔خلافت سلسلہ کی محبت و اطاعت میں بہت آگے تھیں۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ نے لواحقین میں خاوند محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب، چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

☆مکرم سید شعیب احمد صاحب لاس اینجلز امریکہ
☆مکرم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب
☆مکرم سید محمد احمد صاحب لندن یو کے
☆مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب ربوہ
☆مکرمہ سیدہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا البشیر الدین فخر احمد صاحب ہالینڈ

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت اور جنت الفردس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ادارہ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ، محترم میر محمود احمد صاحب اور جملہ افراد خاندان سے اظہار افسوس کرتا ہے۔

مکرمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صاحب کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ احباب جماعت کو یہ اطلاع دی جاری ہے محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ بنت مکرم کرنل ریٹائرڈ مرزا محمد شفیع صاحب اہلیہ مکرم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب سابق صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 17/اکتوبر 2013ء کو بوقت 3 بجے صبح بقضائے الٰہی اسلام آباد میں وفات پاگئیں۔آپ مورخہ یکم فروری 1947ء کو پیدا ہوئیں۔آپ ایک ہونہار طالبہ و خاتون تھیں۔ زمانہ طالب علمی میں آپ راولپنڈی وومن کالج میں یونین کی پریزیڈنٹ رہیں۔آپ کو کئی علمی و ادبی تقاریب میں مہمان خصوصی بننے کا موقع ملتا رہا۔آپ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے ساتھ بڑا گہرا اور ذاتی تعلق رہا نیز خاندان مسیح موعود کے افراد سے بھی بڑی عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔آپ ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ کچھ عرصہ سے آپ بیمار تھیں۔ چند روز قبل طبیعت بہتر ہوئی لیکن دوبارہ اچانک خراب ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔

آپ کی نماز جنازہ اسی روز نماز ظہر کے بعد احمدیہ بیت الحمد اسلام آباد میں مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھائی۔اور احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹا، مکرم مظفر احمد خان صاحب مقیم اسلام آباد، 3 بیٹیاں محترمہ سعدیہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم حسان احمد صاحب مقیم امریکہ، محترمہ مریم خان صاحبہ اہلیہ مکرم جواد احمد ملک صاحب مقیم امریکہ محترمہ ڈاکٹر قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم صفدر صاحب لیکچرار آرمی میڈیکل کالج لاہور شامل ہیں۔آپ محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بھابھی تھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے۔اور جملہ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سنگاپور (4)

مختلف عمائدین سے ملاقات، صحافیوں کا انٹرویو اور استقبالیہ تقریب سے حضور انور کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

26 ستمبر 2013ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت طہٰ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت طہٰ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فرشتوں کی فوجیں

آج کا دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سنگاپور اور اس ریجن کے مختلف ممالک میں آباد جماعتوں کے لئے انتہائی مبارک اور بابرکت دن تھا اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اور اس کے فضلوں کے جو نظارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ، کینیڈا اور برسلز (بیلجیئم) اور جرمنی میں اللہ تعالیٰ نے دکھائے تھے۔ وہی نظارے آج سنگاپور کی سرزمین پر آباد لوگوں نے بھی دیکھے۔ انڈونیشیا سے آنے والوں نے بھی دیکھے اور ملائشیا اور فلپائن سے آنے والے مہمانوں نے بھی ان نظاروں کو مشاہدہ کیا۔

سنگاپور کی سرزمین پر اعلیٰ حکومتی حکام اور سرکردہ لوگوں میں جماعت کو پذیرائی اور عزت ملی اس کا پہلے تصور بھی نہیں تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم جس سرزمین پر بھی پڑتے ہیں فرشتوں کی فوجیں تائید و نصرت کی ہوائیں لئے ہوئے ساتھ ساتھ چلتی ہیں اور غیر بھی اس نصرت الٰہی کا اور اللہ کے افضال کا اقرار کرتے ہیں کہ آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو غالب آنے والی ہے اور اس کے غلبہ کو ہم دیکھ رہے ہیں۔

استقبالیہ تقریب

آج جماعت سنگاپور نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام ہوٹل Mandarin Oriental میں کیا تھا۔ جس میں بہت سے سرکردہ حکام اور مہمان شامل ہو رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجکر چالیس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوئے اور چھ بجے ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سے قریباً سبھی مہمان ہوٹل پہنچ چکے تھے۔

پروگرام کے مطابق تقریب کے آغاز سے قبل بعض مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات طے تھی۔ حضور انور اس سپیشل کمرہ میں تشریف لے آئے جو ایسی ملاقاتوں کے لئے مخصوص ہے۔

انڈین ہائی کمیشن کے فرسٹ سیکرٹری سے ملاقات

سب سے قبل انڈین ہائی کمیشن کی فرسٹ سیکرٹری Dr.Nitisa Birdi نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

موصوف نے بتایا کہ وہ ہوشیارپور کے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر تو آپ قادیان کے قریب ہیں۔ وہاں گئے ہوں گے۔ قادیان میں اب بہت زیادہ ڈویلپمنٹ ہوگئی ہے۔

موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ آج اس موقع پر مدعو کیا گیا ہے اور ان کی حضور سے ملاقات ہوئی ہے۔ موصوف کے دریافت کرنے پر حضور انور نے بتایا کہ میں اپنی اس موجودہ پوزیشن میں دو مرتبہ انڈیا جا چکا ہوں۔ 2005ء میں گیا تھا اور پھر 2008ء میں ساؤتھ انڈیا گیا تھا۔

ڈپٹی ہائی کمشنر یو کے سے ملاقات

اس کے بعد Ms. Judith Slater ڈپٹی ہائی کمشنر یو۔کے نے حضور انور سے ملاقات کی۔

موصوفہ نے حضور انور کو سنگاپور آنے پر خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے فرمایا یہاں سنگاپور میں ہماری کمیونٹی ہے۔ ملائشیا اور انڈونیشیا میں بڑی کمیونٹی ہے۔ وہاں سے بڑی تعداد میں لوگ آئے ہیں۔ ان سے مل رہا ہوں۔ کل جمعہ کا دن ہے اور پھر سوموار کو آگے آسٹریلیا جا رہا ہوں۔ موصوفہ کے استفسار پر حضور انور نے فرمایا کہ میں قبل ازیں 2006ء میں سنگاپور آ چکا ہوں۔

یو۔کے میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا کہ وہاں ہماری کمیونٹی تیس ہزار سے زائد ہے۔ اس سال یو کے جلسہ سالانہ پر حاضری 31 ہزار سے زائد تھی۔ باہر سے بھی کافی لوگ آئے تھے۔ یو کے سے بھی بعض منسٹرز اور ممبران پارلیمنٹ آئے تھے۔

پاکستان میں ہجرت کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے خلیفہ نے جماعت کے خلاف آرڈیننس کے نتیجہ میں 1984ء میں ہجرت کی تھی۔ پھر اس کے بعد لندن میں ہی مرکز ہے اور میں بھی لندن میں ہی مقیم ہوں۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ پاکستان اور سری لنکا جا چکی ہیں اور کچھ ہندی زبان بھی جانتی ہیں۔

فرانس کے نمائندہ سے ملاقات

اس کے بعد Mr. Thomas Bondigyuel (Premier Secretaire of France) نے ملاقات کی۔ موصوف نے حضور انور کو سنگاپور آمد پر خوش آمدید کہا۔

فرانس میں جماعت کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا فرانس میں ہماری بڑی اچھی کمیونٹی ہے اور حکومت سے اچھے تعلقات ہیں۔ حکومت ہمیں بہت اچھی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اچھا تعلق قائم ہے۔ اپنے سفر کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ یہاں سنگاپور میں ہماری کمیونٹی ہے ان سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔ پھر ملائشیا اور انڈونیشیا سے بہت بڑی تعداد میں لوگ ملنے کے لئے یہاں آرہے ہیں۔ ان سے مل رہا ہوں۔ میرا پہلا پروگرام یہی ہے کہ اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملوں اور پھر میں ہر جگہ امن کے قیام کے حوالہ سے بات کرتا ہوں۔ ہمارا پیغام امن کا پیغام ہے۔ ہر قوم کو اور دنیا کے ہر ملک کو ہم امن کا پیغام دیتے ہیں اور ہر جگہ یہ پیغام دیتے ہیں کہ دین امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ میں نے کیپیٹل ہل امریکہ میں بھی امن کا پیغام دیا۔ یورپین پارلیمنٹ میں بھی دسمبر 2012ء میں امن کے قیام پر لیکچر دیا۔ وہاں بہت سے ممبران پارلیمنٹ تھے۔ فرنچ ممبر پارلیمنٹ بھی تھے۔ سبھی نے بہت اچھا اثر لیا تھا۔

اس پروگرام کو ''فرینڈز آف احمدیہ...... ان یورپین پارلیمنٹ'' نے آرگنائز کیا تھا۔ برٹش ممبرز یورپین پارلیمنٹ نے آرگنائز کیا تھا۔

آخر پر موصوف نے آج کی تقریب پر مدعو کرنے کے لئے شکریہ ادا کیا۔

سنگاپور کی شخصیت سے ملاقات

بعد ازاں سنگاپور کی ایک انتہائی اہم شخصیت Mr. Lee Koon Choy نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی۔ موصوف اپنی اہلیہ اور اپنے سیکرٹری کے ساتھ آئے تھے۔

موصوف، چائنا، رشیا، مصر، انڈونیشیا اور جاپان میں سنگاپور کے سفیر رہ چکے ہیں۔ سنگاپور میں کلچر اینڈ انفارمیشن کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سنگاپور ملک کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ سنگاپور کی Peoples Action Party کے بانی ممبر ہیں اور سارے ملک میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ سنگاپور کے موجودہ پرائم منسٹر کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں۔

موصوف نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ حضور بڑا لمبا سفر کر کے آئے ہیں۔ Jet Lag ہوگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہاں آنے کے بعد شروع میں 24 گھنٹے رہا ہے اس کے بعد ٹھیک ہے۔

موسم کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ لندن میں ٹمپریچر 19 سنٹی گریڈ ہے اور Humidity نہیں ہے۔ لیکن یہاں ٹمپریچر بھی زیادہ ہے اور Humidity بھی ہے۔

موصوف کے استفسار پر حضور انور نے فرمایا کہ میں لندن میں رہ رہا ہوں۔ یہاں پہلے 2006ء میں آیا تھا۔ اب میرا یہ دوسرا سفر ہے۔ موصوف نے بتایا کہ 1949ء میں، میں نے لندن میں تعلیم حاصل کی تھی۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت تو میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

موصوف کی عمر 90 سال ہے۔ حضور انور نے فرمایا مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ یہاں ہمارے پروگرام میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے باوجود اس عمر کے بڑی محبت دکھائی ہے اور یہاں پہنچے ہیں۔

مختلف ممالک میں جماعت کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم دنیا کے 204 ممالک میں ہیں اور ہماری تعداد ملینز میں ہے ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔مغربی افریقہ مشرقی افریقہ، ایشیا، امریکہ، نارتھ امریکہ، یورپ، فرانس ، برطانیہ میں ہر جگہ ہماری کمیونٹی ہے ۔ مغربی افریقہ میں ہماری تعداد بہت زیادہ ہے۔

حضور انور نے موصوف کو کتاب World Crisis and the Pathway to Peace اپنے دستخط کر کے دی اور فرمایا آپ اس کو پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم ہر جگہ امن کا پیغام دیتے ہیں اور اسی پیغام کو Follow کرتے ہیں اور اسی پیغام کی پریکٹس کرتے ہیں اور اسی پیغام کو پھیلاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔اس کتاب Pathway to Peace کا چائنیز ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ بھی آپ کی لائبریری کے لئے بھجواؤں گا۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔

انڈونیشیا کے صحافیوں سے انٹرویو

اس کے بعد انڈونیشیا سے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت کیلئے آنے والے پرنٹ میڈیا کے دو جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔

ایک جرنلسٹ Ilham Khoiri کا تعلق روزنامہ اخبار Komas سے تھا۔ یہ انڈونیشیا کا سب سے بڑا اخبار ہے۔

جبکہ دوسرے جرنلسٹ خاتون Purwani Diyyah Prabandari کا تعلق ہفت روزہ میگزین Tempo سے تھا۔

اخبار کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آج اس فنکشن کا کیا کوئی خاص مقصد ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جہاں بھی جاتا ہوں (دین) کی امن کے بارہ میں سچی اور حقیقی تعلیم بیان کرتا ہوں۔(دین) کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں اور جو غلط باتیں (دین) کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ ان کے بارہ میں قرآن کریم اور آنخضرت ﷺ کی اصل اور حقیقی تعلیم بیان کرتا ہوں تا کہ لوگوں کو اصل حقیقت کا علم ہو۔

حضور انور نے فرمایا آج کا فنکشن بھی ایسا ہی ہے۔امن کا پیغام دوں گا اور بتاؤں گا کہ آجکل جو دنیا کے مسائل اور مشکلات ہیں ان کا حل کیا ہے۔ کس طرح ہم ان مسائل سے باہر نکل سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج کا فنکشن تو ایک ذریعہ ہے۔دوسرے بھی اور بہت سے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ ہم یہ کام کر رہے ہیں ۔ ہمارا انٹرنیشنل ٹی وی چینل MTA ہے اس پر مختلف زبانوں میں 24 گھنٹے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ ہر جمعہ میرا خطبہ سات آٹھ زبانوں میں Live نشر ہوتا ہے۔تو اس طرح ہم دنیا بھر میں (دین) کا امن کا پیغام دیتے ہیں ۔ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ (دین) کا مطلب امن ہے ، سلامتی ہے۔ میں مسلسل مختلف موقعوں پر اپنے ایڈریسز کے ذریعے اور خطوط کے ذریعے بھی حکومتوں کو ، دنیا کی بڑی طاقتوں کو پیغام دے رہا ہوں کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کرو۔ دنیا میں عدل وانصاف کرتے ہوئے امن لاؤ ، ورنہ دنیا بڑی تباہی کی طرف جارہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے گزشتہ سال کیپٹیل ہل (Capital Hill) امریکہ میں اور پھر یورپین پارلیمنٹ اور بعض دوسرے فنکشن میں امن کے قیام کے لئے پیغام دیا تھا اور بغیر کسی خوف کے ان کو کھل کر بتایا تھا کہ سب کے ساتھ، ہر قوم اور ہر ملک کے ساتھ عدل وانصاف کرتے ہوئے اور ایک جیسا سلوک کرتے ہوئے امن کے قیام کی کوشش کرو۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ اگر بڑی پاورز نے انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داری ادانہ کی اور پھر دنیا میں بڑی تباہی آئے گی۔

اس پر جرنلسٹ نے پوچھا کہ اس پیغام کو ان لوگوں پر کیا اثر ہوا۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بعض بڑی طاقتوں نے کہا ہے کہ آپ کا پیغام تو ٹھیک ہے۔ہم اس بارہ میں سوچ رہے ہیں۔لیکن جو سیاست ہے جو ان کی پالیسی ہے وہ اس پر عمل میں روک بن جاتی ہے۔حضور انور نے فرمایا۔ آپ کتاب World Crisis and the Pathway to Peace پڑھیں ۔ یہ سارے میرے لیکچر اور خطوط ہیں جو میں نے مختلف بڑی طاقتوں کے سربراہوں کو لکھے ہیں۔

انڈونیشیا میں پرسیکیوشن کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا پاکستان میں اس سے کئی گنا زیادہ پرسیکیوشن ہے۔اسی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی تھی اور میں بھی اب اسی وجہ سے لندن میں مقیم ہوں۔

پاکستان میں جماعت کے خلاف 1974ء میں غیر مسلم قرار دینے کا قانون بنا۔ پھر 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے بڑے سخت قوانین بنائے کہ اگر تم نے سلام کیا، السلام علیکم کہا، قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھی تو جرمانے کے علاوہ تین سال جیل کی سزا ہے۔

آجکل جو ہر آفیشل ڈاکومنٹ ہے، مثلاً پاسپورٹ بنوانے کا فارم ہے اس میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد (جو جماعت احمدیہ کے بانی تھے) کے جھوٹا (نعوذ باللہ) ہونے کا اقرار کرو تو تب مسلمان کی حیثیت سے تمہاری پاسپورٹ کی درخواست قبول ہوگی۔ اسی طرح دوسرے مختلف شعبوں میں فارم بھرنے پڑتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پاکستان میں ہمیں کلمہ پڑھنے پر تین سال کی سزا ہے۔ میں خود بھی اسی پرسیکیوشن کی وجہ سے کچھ دن جیل میں رہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا اب میں اپنی موجودہ پوزیشن میں خلیفۃ المسیح کی حیثیت میں پاکستان رہ کر خطبہ جمعہ نہیں دے سکتا۔ اپنے فرائض نہیں بجا لاسکتا اگر السلام علیکم کہوں گا تو تین سال جیل کی سزا ہوجائے گی۔ خلیفۃ المسیح اگر پاکستان میں ہو تو اس موجودہ آرڈیننس ، جماعت کے خلاف ظالمانہ قوانین اور پرسیکیوشن کی وجہ سے جماعت سے بالکل کٹ کر رہ جائے گا۔ اور اب میں باہر رہ کر سب کام کرسکتا ہوں۔

ایک جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ انڈونیشیا میں ہماری (بیوت الذکر) جلائی جاتی ہیں اور مختلف مظالم کئے جاتے ہیں لیکن ہم کوئی ردعمل نہیں دکھاتے ۔ ہمارے تین احمدیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا لیکن ہم نے کوئی ردعمل نہیں دکھایا۔ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ بلکہ قانون کے پابند ہیں۔حکومت کا فرض ہے اور یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی حفاظت کرے، ہر انڈونیشین شہری کی حفاظت کرے۔

ایک جرنلسٹ کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت پالیٹکس میں حصہ نہیں لیتی۔ لیکن ایک شہری کی حیثیت سے ہر احمدی کا حق ہے کہ اگر وہ پالیٹکس میں حصہ لینا چاہتا ہے تو لے سکتا ہے۔حضور انور نے فرمایا ہم کسی قسم کی کوئی پاور نہیں چاہتے ۔صرف یہ چاہتے ہیں کہ حکومت انصاف کرے، عدل کرے اور اپنے ہر ایک شہری کی برابر حفاظت کرے۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ خلیفۃ المسیح کب انڈونیشیا آئیں گے اس پر حضور انور نے فرمایا تم اپنے حکام سے پوچھو کہ اگر میں وہاں جاؤں تو کیا آزادانہ بول سکتا ہوں۔ اور کسی قسم کی کوئی پابندی تو نہیں ہوگی تو پھر جاؤں گا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا سارا کام Open ہے۔ ہر بات کھلی ہوئی ہے ۔ جتنے ہم اوپن ہیں اتنی کوئی آرگنائزیشن اوپن نہیں ہے۔ ہمارا سارا لٹریچر اوپن ہے اور ''جماعتی'' ویب سائیٹ پر موجود ہے ہم ہر بات کھل کر کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا (مخالفین) کو احمدیت سے اس بات کا خوف ہے کہ اگر احمدیت کو دعوت الی اللہ کی کھل کر اجازت دی تو یہ لوگ احمدیت کے پیغام سے صحیح (دین) دیکھ کر احمدیت کو قبول کریں گے اور انڈونیشین لوگ احمدی ہو جائیں گے اس طرح ان کی گدی جاتی رہے گی۔

ایک سوال پر کہ احمدیت کے مخالف علماء کو جو غلط فہمیاں ہیں وہ کس طرح دور ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کا طریق یہ ہے کہ **T.V پر بیٹھ کر ڈیبیٹ ہو مولویوں کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں اور احمدیوں کی طرف سے بھی شامل ہوں۔ اور پھر لوگ، عوام خود فیصلہ کریں کہ ہم غلط ہیں یا صحیح ہیں، ہم اس ڈیبیٹ کیلئے تیار ہیں اور جماعت کے طرف سے انڈونیشیا کے امیر عبدالباسط صاحب ہوں گے۔**

تقریب کا آغاز

جرنلسٹ کے ساتھ یہ انٹرویو سات بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اس ہال میں تشریف لے آئے۔ یہاں اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ جب حضور انور اس ہال میں تشریف لائے تو تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم Nasrun Aminullah آف انڈونیشیا نے کی۔ اس کے بعد اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم ایاز احمد آف سنگاپور نے اور B.A, ASA زبان میں ترجمہ عزیزم معاذ احمد نے پیش کیا۔

تعارفی ایڈریس

اس کے بعد نیشنل صدر جماعت سنگاپور مکرم عبدالعزیز صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

بعدازاں Mr. Lee Koon Choy نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 29 سال تک آٹھ ممالک میں سنگاپور کے سفیر اور ہائی کمشنر رہ چکے ہیں۔ ممبر آف پارلیمنٹ اور سینئر منسٹر آف سٹیٹ سنگاپور رہ چکے ہیں۔ موصوف ملک سنگاپور کے بانیوں میں سے ہیں ۔ موصوف مصنف اور مصور بھی ہیں ۔ نو کتب لکھ چکے ہیں۔ ان کی تصویروں کی نمائش کئی ممالک میں لگ چکی ہے۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا جب میں ساٹھ کی دہائی کے آخر پر اور ستر کی دہائی کے شروع میں مصر (Egypt) میں بطور سفیر متعین تھا تو اس وقت مصر کے حالات اور سارے عرب ممالک کے

حالات بہت اچھے تھے۔امن قائم تھا۔لیکن اب گزشتہ سالوں میں ان عرب ممالک کا امن برباد ہو کر رہ گیا ہے اور اب وہاں اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے اور اسلام کا ایک غلط تاثر پیش کیا جا رہا ہے لیکن مجھے اس بات سے خوشی ہے اور میں اس بات کو سراہتا ہوں کہ احمدیہ جماعت کے سربراہ دنیا کے سامنے حقیقی اور پُرامن (دین) کا نام روشن کر رہے ہیں اور ہر طرف امن کا پیغام دے رہے ہیں۔

موصوف کے ایڈریس کے بعد حضور انور نے درج ذیل چار چیریٹیز کو جماعت سنگاپور کی طرف سے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے اور ساتھ ہر چیریٹی کو پانچ ہزار سنگاپور ڈالرز کا چیک عطا فرمایا۔

(1)سنگاپور ریڈ کراس (2)سنگاپور کینسر سوسائٹی (3)سنگاپور چلڈرن کینسر فاؤنڈیشن (4)سنگاپور نیشنل Kidney فاؤنڈیشن

اس کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

سب سے پہلے تو ہماری دعوت قبول کرنے اور یہاں تشریف لانے پر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ لوگ کسی سربراہِ مملکت، یا کسی نامور سائنسدان یا کسی ماہر اقتصادیات یا اعلیٰ پائے کے سیاستدان کے استقبالیہ کیلئے تشریف نہیں لائے بلکہ ایک ایسی استقبالیہ کی تقریب میں آئے ہیں جس کا ایک مذہبی جماعت کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے۔ آپ کا احمدیہ...... جماعت سے یا ہمارے مذہب سے تعلق نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ یقیناً آپ کی طرف سے کشادہ دلی اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ ہے۔

کسی دنیاوی رہنما کے ساتھ تعلقات رکھنا دنیاوی روابط بڑھانے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ کسی سائنس فورم میں شامل ہو کر انسان سائنسی ترقیات کے متعلق جانتا ہے جبکہ کسی عالم فاضل کی صحبت علم کے اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ مزید یہ کہ آج کے دور میں ماہرین اقتصادیات کی آراء کو بہت اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ گزشتہ چند سالوں میں باوجود اس حقیقت کے کہ معاشی آسودہ حالی کے حصول کیلئے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں اقتصادی بحران نے ساری دنیا کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ گو کہ سنگاپور ایک چھوٹا ملک ہے لیکن یہ بھی دنیا کی اقتصادی ترقی کیلئے اپنا ایک کردار ادا کر رہا ہے۔ درحقیقت مجھے یقین ہے کہ آپ سب بھی اس کیلئے اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہوں گے اور اسی وجہ سے آپ کی ماہرین اقتصادیات یا تجزیہ کاروں کی طرف سے آنے والی نئی آراء اور نظریات میں خصوصی دلچسپی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

سیاست کے حوالہ سے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں اور بین الاقوامی حکمت عملیاں وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہیں اس لئے لوگ سیاستدانوں کے نقطہ ہائے نظر سننے اور تازہ ترین سیاسی ردوبدل کے ساتھ ساتھ چلنے میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن جہاں تک مذہب کا تعلق ہے تو دنیا مذہب کو اتنی اہمیت نہیں دیتی یہاں تک کہ وہ لوگ جو مذہبی معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں یا جو اپنے آپ کو مذہبی کہتے ہیں وہ بھی دنیاوی معاملات کو فوقیت دیتے ہیں۔ یعنی ہر لحاظ سے مذہب کو دوسرے درجہ پر ہی رکھا جاتا ہے۔ ان سب باتوں کے پیش نظر میرا خیال ہے کہ آپ کا ایک مذہبی جماعت کے عالمی سربراہ کے استقبالیہ میں شامل ہونے کیلئے یہاں پر موجود ہونا آپ کی رواداری اور وسعتِ حوصلہ کا ایک واضح ثبوت ہے۔

پس اگر میں آپ کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ غلط ہوگا کیونکہ ایک طرف تو میں بنیادی اخلاقی اقدار سے دور ہٹ رہا ہوں گا اور دوسری طرف میں اپنے مذہب کی تعلیمات کو بھی نظرانداز کر رہا ہوں گا۔ کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اپنے خالق کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ پس اگر شکریہ کے یہ جذبات نہیں ہیں تو ہر قسم کی مذہبی عبادت فضول اور بے کار ہے۔

مختصر سے تعارف اور شکریہ کے بعد میں اپنی مذہبی تعلیمات کے تعلق میں چند نکات پیش کرنا چاہوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

اسلام دنیا کو روحانی اور اخلاقی تعلیم دیتا ہے اور بنی نوع انسان کو اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ روحانی تعلیمات کے علاوہ اسلام ہمیں معاشرے میں رہنے کے طریق اور معاشرتی طرزِ حیات کے متعلق مکمل ضابطۂ اخلاق مہیا کرتا ہے۔

اسلام نے بنیادی خاندانی تعلقات سے لے کر عالمی تعلقات تک ہر سطح کے روابط قائم رکھنے کے متعلق تفصیلی رہنمائی فراہم کی ہے۔

مزید یہ کہ اسلام یہ بھی سکھاتا ہے کہ اپنے معاشی و اقتصادی معاملات کو کیسے چلانا ہے اور ایک حقیقی مسلمان کو اس کے مالی معاملات کے بارے میں ذمہ داریوں کے متعلق بھی بتاتا ہے۔

جہاں قرآن کریم میں اسلامی تعلیم مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتی ہے وہاں اسلامی تعلیم خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا بھی حکم دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

یہ موضوع اور اسلام کی یہ تعلیمات اتنی وسیع ہیں کہ آج میرے لئے ان سب کو زیر بحث لانا ناممکن ہوگا۔ اس لئے میں صرف اسلام کے بتائے ہوئے معاشی نظام کے ایک حصہ کے متعلق ہی بات کروں گا۔ چنانچہ میں چند ایک نکات بیان کروں گا جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اقتصادیات کے بنیادی اصولوں کو واضح کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

آج کل دنیا کے اکثر حصہ میں یہ خیال اور سوچ پائی جاتی ہے کہ اسلام سختی اور شدت پسندی کا مذہب ہے۔ لہٰذا جب میں اسلام کے اقتصادی نظام کا ذکر کروں گا تو شاید بہت سوں کو یہ خیال گزرے کہ اللہ کے نام پر اور خفیہ مقاصد کے حصول کی خاطر اسلام کا اقتصادی نظام زبردستی اور جبر پر مبنی ہے۔ سب سے پہلے تو میں بتا دوں کہ یہ بالکل غلط ہے اور حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

یہ غلط نظریات اس لئے قائم ہو گئے ہیں کہ (۔) کی ایک بڑی تعداد نے قرآن کی اصل تعلیمات کو سمجھا نہیں جس کی وجہ سے وہ غیر مسلم دنیا کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فی الحقیقت بعض ایسے خود غرض (۔) بھی موجود ہیں جو صرف اپنے ذاتی مفادات کا سوچتے ہیں۔ وہ اپنی ہوس اور خواہشات کو پورا کرنے کیلئے اسلام کی تعلیمات کو مکمل طور پر غلط رنگ میں بیان کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اسلام پر بہت سے بے بنیاد اعتراضات لگائے جاتے ہیں۔ ان کی یہ حرکتیں غیر مناسب طریق پر اسلام کا حقیقی نام بدنام کرتی ہیں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام ہر موقع پر صرف معقول اور مدلل جواب دیتا ہے جو کہ صاف شفاف اور انصاف پر مبنی ہوتے ہیں۔ درحقیقت اسلام تو یہ سکھاتا ہے کہ دیگر معاملات کی طرح اقتصادی معاملات حکمت اور پوری توجہ کے ساتھ طے ہونے چاہئیں۔

قرآن کریم کا بیان کردہ ایک بنیادی اصول میں بتاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔(۔)

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کا سب پیدا کیا جو زمین میں ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت:30)

یعنی قرآن کریم بتاتا ہے کہ دنیا میں موجود ہر چیز بنی نوع انسان کے فائدہ کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ بنیادی سطح پر اگر کسی ملک کو قدرتی وسائل عطا کئے گئے ہیں تو وہ وسائل اس قوم کے لوگوں کے فائدہ کیلئے ہیں۔

اسلام نے اس بات کو مزید یہ کہہ کر واضح کیا ہے کہ ہمیں اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنا چاہئے اور ان کی مدد کرنی چاہئے۔ ہمسائیگی کی جو تعریف قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے اس کے مطابق آپ کے گھر کے ساتھ والا، آپ کے ساتھ کام کرنے والا اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والا شخص بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تو آپ کے گھر کے چاروں اطراف میں واقع چالیس گھروں تک ہمسائیگی جاتی ہے۔ پھر اس کو ہمسایہ شہر اور ہمسایہ ممالک تک لے کر جایا جا سکتا ہے۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ یہ ہمسائیگی کس حد تک وسیع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

پس جہاں ایک طرف قوم اپنے ان وسائل سے مستفید ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل فرمائے تو دوسری طرف اس قوم کو اپنی دولت غریب اور محتاج ممالک کے لوگوں کی مدد کیلئے بھی استعمال کرنی چاہئے۔ اور یہ دولت منصفانہ طریق پر اور بغیر فرق کئے اور بغیر کسی لالچ کے یا ذاتی فائدے کے بے غرض ہو کر استعمال کی جانی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

جب ہم قدرتی زمین کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس طرح سے مختلف قسم کے قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے کہ اس میں سے ہر ایک چیز دنیا کی معاشی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں پتہ ہے کہ معاشی ترقی کیلئے پہاڑ بھی ایک مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔ پھر بہت سے قدرتی وسائل جیسے انمول اور بیش قیمت جواہر اور معدنیات زیرِ زمین پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے بہت سے حصوں میں تیل کے ذخائر موجود ہیں جو مسلسل بے شمار دولت فراہم کرتے ہیں۔ پھر چلتے دریا ہیں اور یقیناً پانی ایک بنیادی ضرورت ہے اور ہمیشہ اس کا مطالبہ رہتا ہے۔ دنیا کے بعض حصوں میں درحقیقت پانی کی سخت قلت روز بروز تشویشناک اور مایوس کن مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ بہرحال یہ تو اس قدرتی دولت کی جس سے اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو نوازا ہے چند ایک مثالیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

اسلام تعلیم دیتا ہے کہ یہ تمام وسائل بنی نوع انسان کی مشترکہ ملکیت ہیں۔یعنی یہ تمام انعامات تمام لوگوں کیلئے ہیں اور ہر ایک کو اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ زمین کے اوپر بھی اور زمین کے نیچے یہ وسیع خزانے جن سے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے چند ایک منتخب لوگوں کیلئے نہیں ہیں بلکہ دنیا کے ہر حصہ کے ہر انسان کے فائدہ کیلئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی مہارت کے ذریعہ ان انعامات کو استعمال کے قابل بناتے ہیں اور اس چیز کا ان کو فائدہ بھی ملنا چاہئے۔ سائنسدان ہیں جو اس قسم کے وسائل کو ڈھونڈنے کیلئے نئے نئے راستے دریافت کرتے ہیں اور ان قدرتی وسائل کو مثبت طور پر بروئے کار لانے کیلئے مختلف قسم کی مشینری اور آلات بناتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی ان کوششوں کی بدولت ان کو معاوضہ ملنا چاہئے۔اسی طرح انجینئرز ہیں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف قسم کی مہارتیں حاصل کرتے ہیں اور پھر ان قدرتی وسائل کی بہتری کیلئے کام کرتے ہیں۔ان کو بھی فائدہ ملنا چاہئے۔

دیگر کئی شعبہ جات کے ماہرین ہیں جنہیں ان کا حصہ ملنا چاہئے۔لیکن اس کے ساتھ یہ بھی قطعی طور پر واضح ہونا چاہئے کہ کسی بھی شخص یا گروپ کو کسی عام ملازم یا مزدور کو اس کا حصہ دینے سے انکار کرنے کا حق نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

جن حالات کا اس وقت دنیا کو سامنا ہے، اس میں تو یہ حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ ایسے کام کرنے والوں کو مناسب تنخواہیں فراہم کی جائیں اور ممکنہ حد تک کام کرنے کا بہترین ماحول فراہم کیا جائے تا کہ امیر اور غریب کے درمیان دوری جس حد تک بھی ہو سکے، کم ہو۔اس قسم کی سہولیات اور ملازمت کے حقوق کی فراہمی امیر کبیر کمپنیوں کی یا ان اداروں کی بھی ذمہ داری ہے جو ان ملازمین کو رکھتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

سوشلزم کی طرح اسلام یہ نہیں کہتا کہ امیر کی دولت اس سے زبردستی ہتھیا لی جائے اور انہیں صرف بنیادی ضرورت کی رقم ہی رکھنے کی اجازت دی جائے۔ اسلام ایسا نظام بھی نہیں چاہتا جہاں آجر اور اجیر آمد کے لحاظ سے برابر ہو جائیں۔ بلکہ اسلام تو کہتا ہے کہ ملک کی قومی دولت بروئے کار لائی جائے اور اسے معاشرہ کے ہر حصہ اور ہر طبقہ کی بہتری کے لئے استعمال کیا جائے۔قومی دولت استعمال کی جائے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ معاشرہ کے ہر فرد کو بعض بنیادی سہولیات تک رسائی ہے۔

مثال کے طور پر اسلام تعلیم دیتا ہے کہ ہر ایک بچہ، قطع نظر اس کے کہ اس کا تعلق کس خاندان یا علاقہ سے ہے، کو باقاعدہ تعلیم فراہم کی جائے تا کہ وہ ہنرمند بن سکے اور معاشرہ کیلئے مفید وجود بن سکے۔اسی طرح دیگر بہت سی سہولیات ہیں جو کہ برابری کی سطح پر ہر جگہ فراہم کی جانی چاہئیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

اگرچہ دورِ حاضر کے نظام ان سہولتوں کی فراہمی کا پرچار کرتے ہیں لیکن اس حد تک نہیں جس حد تک اسلامی تعلیمات تقاضہ کرتی ہیں۔ پھر اسلام ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم صرف اپنوں ہی کی مدد نہ کرو بلکہ اپنے پڑوسیوں کا بھی خیال رکھو۔ چنانچہ ممالک کو اپنے ہمسایہ ممالک کی بہبود کے لئے بھی اپنے وسائل بروئے کار لانے چاہئیں۔ جب ایک ملک ضرورتمند ہو یا کسی لحاظ سے بھی محرومی رکھتا ہو تو یہ اس کے پڑوسی کا فرض ہے کہ اس کی معاونت کرے۔

یقیناً اسلام اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا یہ سلسلہ بڑھتا جائے اور ممالک صرف اپنے قریبی ہمسایہ ممالک کی مدد تک محدود نہ رہیں بلکہ چاہئے کہ وہ اپنے وسائل دنیا کے دیگر غریب اور محروم ممالک کی فلاح و بہبود کے لئے بروئے کار لائیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

ایک اور بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کو مختلف دولت کے ذرائع اور وسائل سے نوازا ہے۔لہٰذا اگر کوئی ملک اس قابل نہیں ہے کہ وہ اپنی دولت کو استعمال میں لا سکے یا اس سے فائدہ اٹھا سکے تو ایسے ممالک کو ان کی مدد کرنی چاہئے جو علم رکھتے ہیں اور اس دولت سے فائدہ اٹھانے کا ہنر جانتے ہیں۔ایسی مدد کا انتظام بے غرض ہو کر کرنا چاہئے اور اس میں کوئی پوشیدہ مقاصد نہ ہوں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

بعض مخصوص قوموں سے دوستی یا شراکت داری کی بنیاد پر فیصلہ نہیں ہونا چاہئے کہ دوسرے کی مدد کرنی ہے یا نہیں۔ کسی بھی قسم کی فیورٹ ازم نہیں ہونی چاہئے، بلکہ مقصد یہ ہونا چاہئے کہ دوسروں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے۔ غیر منصفانہ شرائط نہیں لگانی چاہئیں جن کے تحت ممالک کی اس وقت تک مدد نہیں کی جاتی جب تک وہ بعض شرائط پوری نہ کر لیں یا جب تک کہ وہ کسی تیسرے ملک سے خاص تعلق رکھنے پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ نہ ہی ایسا ہونا چاہئے کہ وہ ممالک جو ٹیکنالوجیکل معاونت فراہم کر رہے ہوں ، ایسی سخت شرائط لگا دیں جس کے تحت معاونت حاصل کرنے والا ملک اپنے ہی وسائل سے پوری طرح استفادہ نہ کر سکے۔ اور نہ ہی ایسی شرائط لگانی چاہئیں جن کے تحت ملکی وسائل سے زیادہ فائدہ مدد کرنے والا ملک اٹھا رہا ہو۔ ایسے غیر منصفانہ اقدامات اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں اور ان سے بے چینی مزید بڑھتی ہے اور معاشرے میں سرایت کرتی جاتی ہے۔

جب معاملات اس نہج پر چل نکلیں تو پھر ایک وقت آتا ہے کہ بے چینی اور ناانصافی کے احساس تلے کھلی دشمنیاں اور نفرتیں جنم لینے لگتی ہیں اور جب معاملات کو ایسے ہی چلنے دیا جائے تو متعلقہ ملک میں بھی اور عالمی سطح پر بھی امن تباہ ہو جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ بعینہٖ وہی ہے جو ہم آج ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر بااثر طبقات اپنی دولت کا ٹھیک ٹھیک اور مناسب استعمال کرتے تو خاص طور پر ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک میں امیر اور غریب کے درمیان دوری اس سے بہت کم ہوتی جتنی کہ آج ہے۔وہ دولت اور امداد جو غریب ممالک کی مدد کے لئے مختص کی جاتی ہے، اگر عالمی سطح پر اس کو صحیح طور پر خرچ کیا جائے تو یقیناً ہم ممالک کے درمیان ایسی ناانصافی کی بڑھتی ہوئی فضا اور رنجشیں نہ دیکھتے جیسا کہ آج دیکھ رہے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

دنیا کے محروم افراد کی امداد اور معاونت کے مقصد لئے بہت سی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم اقوامِ متحدہ کے متعدد ادارے ہیں جو کہ دنیا سے غربت اور افلاس کے خاتمے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔افسوس کی بات ہے کہ اقوامِ متحدہ کو قائم ہوئے ساٹھ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور غریب ممالک بدستور پسماندہ اور محروم ہیں جبکہ ترقی یافتہ ممالک بدستور امیر اور طاقتور ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

اسلام یہ بتاتا ہے کہ اس مستقل ناانصافی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دنیا یہ بات نہیں سمجھ سکی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کردہ یہ وسائل تمام انسانیت کے لئے سانجھے ہیں۔آج ایسا نہیں ہے کہ صرف وہ لوگ مسائل کا شکار ہیں جو کم ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں بلکہ گزشتہ چند سالوں میں آنے والے مالی بحران کے باعث ترقی یافتہ ممالک کے افراد بھی متاثر ہوئے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ممالک نے اپنے وسیع تر ذرائع اور وسائل کا صحیح طریق پر استعمال نہیں کیا اور اپنی دولت کو تمام لوگوں کے فائدہ کے لئے اہم ضروریات پر خرچ کرنے کی بجائے غیر ضروری تعیش اور فضول خرچیوں پر بغیر سوچے سمجھے بہایا ہے۔ہم اس کے نتائج یورپ میں دیکھ رہے ہیں کہ جہاں بعض ممالک جو دیگر یورپین ممالک کی طرح امیر نہ تھے لیکن انہوں نے اپنے امیر یورپین ہمسایہ ممالک کی نقل کرنے کی کوشش کی۔محتاط راہ اختیار کرنے کی بجائے انہوں نے اپنے وسائل سے باہر نکل کر اپنی ایسی خواہشات پوری کرنے کی کوشش کی جن کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہ تھا اور اب اپنے اس عمل کے نتائج بھگت رہے ہیں۔

یورپین یونین کے دیگر ممبر ممالک نے ایک حد تک ان کی مدد کرنے کی کوشش تو کی لیکن اب وہ بھی سوال کرنے لگے ہیں اور سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آخر کب تک وہ کمزور ممالک کی مدد جاری رکھیں۔

اچھا منتظم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ایک مشہور جرمن مدبر فلاسفر کا یہ قول مجھے نہایت پسند ہے اور بہت ہی سچا معلوم ہوتا ہے کہ ہر کام کے افسروں کو بالکل کام سے الگ اور فارغ رہنا چاہئے تا کہ وہ یہ دیکھتے رہیں کہ کام کرنے والے فارغ نہیں ہیں۔ اگر وہ خود کام میں لگ جائیں گے تو دوسرے کام کرنے والوں کی نگرانی نہیں کر سکیں گے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مرکزی کارکنوں کو صرف نگرانی کا کام کرنا چاہئے جزئی کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔یہ بات اور محکموں کے متعلق بھی درست ہوتی ہے مگر خلافت کے متعلق تو بہت ہی درست ہے۔میں اپنے تجربہ کی بناء پر جانتا ہوں کہ خلافت ایک مردم کُش عہدہ ہے۔ اس کا کام اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل اس کے ساتھ نہ ہو تو یقیناً ایک قلیل عرصہ میں اس عہدہ پر متمکن انسان ہلاک ہو جائے مگر چونکہ خدا تعالیٰ اس عہدہ کا نگران ہے وہ اپنے فضل سے کام چلا دیتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 381)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم راجہ فیاض احمد صاحب سابق زعیم مجلس انصاراللہ باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ سونیا ارم صاحبہ اہلیہ مکرم عمیر اکبر صاحب آف لندن کو مورخہ 29 ستمبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے نومولود کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ جس کا نام آریز اکبر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد اکبر راجہ صاحب کارکن ہیومینیٹی فرسٹ لندن کا پہلا پوتا، محترم مولوی رحمت علی صاحب باغاں والے آف قادیان اور معروف شاعر محترم فیض چنگوی صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے نومولود کے خادم دین ہونے والدین کیلئے قرۃ العین نیک فطرت خاندان اور جماعت کیلئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم چوہدری آفاق احمد باجوہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں زاد بھائی مکرم چوہدری اختر حسین چیمہ صاحب آف چک نمبر 88 شمالی ضلع سرگودھا 26/اپریل 2013ء کو بقضائے الٰہی بعمر 67 سال وفات پاگئے۔ مرحوم ملنسار، مہمان نواز، مخلص اور جماعت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھتے تھے۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ مکرم ملک گلزار احمد صاحب امیر ضلع سرگودھا نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ کی ایک بزرگ خاتون محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ مورخہ 15 ستمبر 2013ء کو وفات پاگئیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ باندھی نے بعد نماز عصر پڑھائی اور گوٹھ مومن ڈاہری میں تدفین کے بعد دعا انہوں نے ہی کروائی۔ آپ محترم رانا بشیر احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ جن کی وفات 2005ء میں ہوئی تھی۔ یہ عرصہ آپ نے صبر، ہمت اور توکل کے ساتھ گزارا۔ یہ خاندان تقسیم پاکستان کے وقت انڈیا کے ضلع ہوشیار پور سے ہجرت کر کے اول چک نمبر 88 ج ب ضلع فیصل آباد میں آباد ہوا اس کے بعد رحمٰن آباد ضلع نوابشاہ چلے آئے۔ اس خاتون کی بقیہ زندگی اس جگہ بسر ہوئی۔ آپ خدا کے فضل سے تقریبات سات سال صدر لجنہ رحمٰن آباد رہیں۔ آپ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی عادی، خلافت اور سلسلہ سے انتہا درجہ کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ اپنے دیور کی اولاد ہی کو اپنا سمجھ کر ان کی تعلیم وتربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرنے والی خاتون تھیں۔ احباب جماعت نے ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے قدیمی دوست، مکرم ملک مبرور احمد صاحب شہید اور مکرم ملک محمود احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ علاقہ سانگھڑ کے بڑے بھائی مکرم ملک سعادت احمد صاحب ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب مورخہ 24/اگست 2013ء کو قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم معراج احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ سکرنڈ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ باندھی نے دعا کرائی۔ مکرم ملک سعادت احمد صاحب 1954ء میں پیدا ہوئے۔ B.A تک ان کی تعلیم تھی۔ 1983ء میں ان کی شادی ہوئی۔ ان کا ایک ہی بچہ ہے۔ زندگی کے مختلف ادوار میں ان کے پاس کئی جماعتی عہدے رہے۔ وفات کے وقت وہ صدر حلقہ ملک مبارک کالونی تھے۔ اس سے قبل وہ سیکرٹری امور عامہ، صدر حلقہ محمود ہال، سیکرٹری ضیافت اور تین سال تک ناظم انصاراللہ ضلع نواب شاہ بھی رہے۔ 1974ء میں انہیں اسیر راہ مولا رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ مکرم ملک سعادت احمد صاحب سمیت کل 8 بھائی تھے۔ ان کے ایک بھائی محترم ملک مبرور احمد صاحب صدر نواب شاہ شہر جولائی 2011ء میں نواب شاہ میں شہید ہو گئے تھے۔ اسی طرح ان کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ کا انتقال 2012ء میں ہوا۔ ان کی ضعیف والدہ نے یہ صدمات، ہمت، صبر اور توکل کے ساتھ برداشت کئے۔ ان کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ احباب جماعت سے ان کے لئے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔ ملک سعادت احمد صاحب ایک دلیر شخصیت تھے۔ مہمان نوازی ان کی سرشت میں تھی ایوان طاہر کی تعمیر میں اس وقت کے امیر صاحب کے ساتھ مل کر دلیرانہ کردار ادا کیا اور مکمل ڈیوٹی دیتے رہے اس کے بعد وہ تادم وفات ایوان طاہر کے بغیر تنخواہ کے اعزازی چوکیدار کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ خاکسار کی امارت کے دوران بھی خاکسار سے تعاون کرتے رہے اور اکثر وبیشتر حالات سے آگاہی دیتے رہا کرتے تھے۔ جماعت کے لئے غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ اس معاملہ میں بہرحال ان کا اپنا اک مزاج تھا۔ ان کا لکڑی کا وسیع کاروبار اور زمیندارہ بھی تھا۔ زندگی کے آخری ایام میں وہ چند ماہ بیمار رہے۔ بلڈ پریشر اور سانس کی تکلیف رہی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک کرے۔ ان کی بیوی اور بچوں کا حافظ وناصر ہو، دیگر بہن بھائیوں خصوصاً والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے، انہیں صحت دے اور تادیر ان کا سایہ بچوں کے سر پر قائم رہے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

❁ ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس اطفال الاحمدیہ ناصر بلاک ربوہ)

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو ناصر بلاک کا سالانہ تربیتی پروگرام 4 تا 8/اکتوبر 2013ء منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ اس تربیتی پروگرام کا باقاعدہ افتتاح مکرم مبشر احمد مان صاحب معاون مہتمم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان نے مؤرخہ 4/اکتوبر 2013ء کو شام 4 بجے ناصر آباد شرقی میں کیا۔ اس تقریب میں 103 اطفال اور 10 مہمانان شامل ہوئے۔

اس تربیتی پروگرام میں 4 علمی مقابلہ جات تلاوت، نظم، دعوت الی الصلوۃ اور مشاہدہ معائنہ، انفرادی ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، ثابت قدمی، سلو سائیکلنگ اور اجتماعی ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ، فٹ بال اور میروڈبّہ شامل تھے۔ اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ باقی تمام مقابلہ جات معیار وائز کروائے گئے۔

ابتدائی اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کا آغاز 27 ستمبر 2013ء کو ہوا۔ تمام مقابلہ جات ناک آؤٹ سسٹم کی بنیاد پر ناصر آباد شرقی کی گراؤنڈز پر کھیلے گئے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت کا مقابلہ بیت الاحد دارالفتوح غربی میں، دعوت الی الصلوۃ کا مقابلہ بیت مسرور دارالانوار میں جبکہ نظم اور مشاہدہ معائنہ کے مقابلہ جات بیت حمد ناصر آباد شرقی میں منعقد کروائے گئے۔ تمام مقابلہ جات میں مجموعی طور پر 275 اطفال نے حصہ لیا۔

مؤرخہ 8/اکتوبر 2013ء کو بعد از نماز عصر بیت الرحمٰن حلقہ ناصر آباد غربی میں اطفال کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب بیان فرمودہ برموقع اجتماع اطفال الاحمدیہ جرمنی 16 ستمبر 2011ء سنایا گیا۔ دوران پروگرام باقاعدگی کے ساتھ صدقہ دیا گیا اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی غرض سے فیکس ارسال کی جاتی رہی۔

اس پروگرام کی اختتامی تقریب مؤرخہ 11/اکتوبر 2013ء کو بیت الاحد دارلفتوح غربی میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تھے۔ تلاوت اور وعدہ اطفال کے بعد مکرم حافظ وقاص احمد صاحب نگران ناصر بلاک نے رپورٹ پیش کی۔ بعدہ محترم مہمان خصوصی نے اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا اور اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر مہمانان اور تمام اطفال کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس تقریب میں 128 منتخب اطفال، 23 والدین اور 32 مہمانان شامل ہوئے۔

☆............☆............☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

25/اکتوبر 2013ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	ہاؤس آف پارلیمنٹ میں استقبالیہ 11 جون 2013ء
7:00 am	خطبہ جمعہ Live
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی 29 جون 2013ء
12:50 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
6:15 pm	غزوات النبی ﷺ
7:15 pm	تلاوت قرآن کریم
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	احمدیت اور سائنس۔ مذاکرہ
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی 2013ء

26/اکتوبر 2013ء

12:00 am	ریئل ٹاک
1:05 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:10 am	دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی 29 جون 2013ء
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:25 am	الترتیل
12:00 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
1:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm	سوال وجواب 3 دسمبر 1995ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء

27/اکتوبر 2013ء

12:50 am	فیتھ میٹرز
1:45 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am	راہ ہدیٰ
3:50 am	سٹوری ٹائم
4:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
7:45 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
9:05 am	سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	حضور انور سے طلباء وینکوور کی ملاقات 19 مئی 2013ء
1:15 pm	فیتھ میٹرز
2:15 pm	سوال وجواب 4 دسمبر 1999ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	حضور انور سے طلباء وینکوور کی ملاقات
9:20 pm	رفقائے احمد
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔اکتوبر

طلوع فجر	4:52
طلوع آفتاب	6:12
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:35

ایم ٹی اے کے تازہ پروگرام

19/اکتوبر 2013ء

1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
6:00 am	سپین کا سفر 2013ء
7:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2009ء
1:55 pm	سوال وجواب 3 دسمبر 1995ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے

20/اکتوبر 2013ء

2:00 am	راہ ہدیٰ
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
6:25 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور سے طلباء کینیڈا کی ملاقات 19 مئی 2013ء
2:10 pm	سوال وجواب 11 مئی 1984ء
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2012ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
8:15 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
11:25 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764

گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

FR-10

Skylite Institute of Information Technology (Educating People For Future)

کمپیوٹر ڈپلومہ

سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز / ڈپلومہ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے

کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ

مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ

گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ

ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 3 ماہ

اردو ان پیج دورانیہ 1 ماہ

کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار موقع

نظارت تعلیم سے منظور شدہ ، UPS اور جنریٹر کی سہولت ، ائر کنڈیشنڈ کلاس رومز ، کوالیفائیڈ ٹیچرز

4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002

سچی بوٹی کی گولیاں

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PH:047-6212434

BETA ®

PIPES

042-5880151-5757238

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092476212515

15 London Rd, Morden Sm4 5Ht

00442036094712